REGD NO. L. 5254

— بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

21

روزنامہ

ربوہ

یوم شنبہ

۲۲ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ

الفضل

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ ‖ ۷ صلح ۱۳۳۵ھش ۷ جنوری ۱۹۵۶ء ‖ نمبر ۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے

لاہور ۵ جنوری۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت لاہور پہونچ گئے الحمد للہ

احباب کرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۶ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی اور سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ بھی کل مورخہ ۵ جنوری کو بذریعہ کار ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے ہیں

آج حضرت میاں صاحب موصوف اور سیدہ موصوفہ کی صحت کے متعلق کوئی اطلاع لاہور سے موصول نہیں ہوئی۔ احباب کرام خصوصیت سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب اور سیدہ موصوفہ سلمہا اللہ تعالیٰ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔

ربوہ ۶ جنوری۔ جامعہ نصرت جلسہ سالانہ کی تعطیلات کے بعد مورخہ ۷ جنوری ۱۹۵۶ء بروز ہفتہ کھل رہا ہے۔ تمام طالبات مطلع رہیں۔ بورڈرز کو چاہیئے کہ وہ ۶ جنوری کی شام تک ہوسٹل میں پہونچ جائیں۔

غیر ترقی یافتہ ملکوں کو طویل میعاد تک امداد دینا نہایت ضروری ہے

صرف ایک سال کے لئے امدادی رقوم منظور کرنیکا طریق ترک کر دینا چاہیئے

— امریکی کانگریس کے نام صدر آئزن ہاور کا ایک خاص پیغام —

واشنگٹن ۶ جنوری۔ صدر آئزن ہاور نے امریکی کانگریس کے نام ایک خاص پیغام بھیجا ہے۔ جس میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ غیر ترقی یافتہ دوست ملکوں کو اقتصادی اور فنی امداد دینے کے سلسلے میں صرف ایک سال کے لئے رقمیں منظور کرنے کے موجودہ طریقے کو ترک کر دیا جائے۔ اس پیغام میں صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ دوست ممالک یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہم نے امریکی امداد کے بھروسہ پر اپنے ہاں جو طویل المیعاد منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔ یا آئندہ شروع کرنے ہیں۔ ان کے لئے امداد کا سلسلہ سالہا سال تک جاری رہے گا۔ ان حالات میں سال بہ سال نئی رقوم کے لئے منظوریاں حاصل کرنا ترقی کی راہ میں بعض اوقات رکاوٹ کا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے کانگریس کو طویل میعاد تک کے لئے امدادی رقوم منظور کرنی چاہئیں۔ اپنے پیغام میں صدر آئزن ہاور نے ملکی اور بین الاقوامی صورت حال پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اور بتایا ہے کہ موجودہ حالات میں دوست ملکوں کو اور زیادہ فنی اور اقتصادی امداد دینی ضروری ہے انہوں نے لکھا ہے کہ روس نے دوسرے ملکوں کو ورغلانے اور انہیں اپنا حامی بنانے کی پالیسی اختیار کی ہے۔ اور آجکل اس نے اپنی تمام توجہ اس طرف ہی مرکوز رکھی ہے۔ ان حالات میں ملکی سلامتی اور بین الاقوامی صورت حال کے پیش نظر دوست ملکوں کو اور زیادہ مضبوط بنانا اور داخلی استحکام کے لئے کوشش کرنا ہمارے لئے اور زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔

مسٹر آئزن ہاور نے امریکی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ امریکہ عالمی ذمہ داریوں کو ادا کرنے قومی سلامتی کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانے دوست ملکوں کی حیثیت کو مضبوط کرنے اور عالمی امن کے امکانات کو بڑھانے کی کوشش کرتا رہے گا۔ انہوں نے مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیموں کو اجتماعی سلامتی کے حق میں اہم قدم بتایا۔ اور اس امر پر زور دیا کہ مشرق وسطیٰ میں امریکہ عرب ممالک اور اسرائیل کے باہمی تنازعہ کا تصفیہ کرانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے گا۔ انہوں نے چار بڑوں کی کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں روس نے جو رویہ اختیار کیا تھا۔ وہ باہمی مناقشت اور جنگ کا موجب بن سکتا ہے۔

انڈونیشیا کے عام انتخابات میں ابھی تک نیشنلسٹ پارٹی کا پلہ بھاری ہے

آئندہ پندرہ دن میں سرکاری طور پر آخری نتائج کا اعلان کر دیا جائیگا

جاکرتہ ۶ جنوری۔ انڈونیشیا کے عام انتخابات میں نیشنلسٹ پارٹی کو باقی دوسری پارٹیوں کے مقابلے میں زیادہ ووٹ ملے ہیں۔ اب تک جتنے ووٹ گنے جا چکے ہیں۔ ان کی رو سے نیشنلسٹ پارٹی ۵۰ لاکھ سے زیادہ ووٹ حاصل کر چکی ہے۔ مشومی پارٹی دوسرے نمبر پر ہے۔ اس نے ۴۶ لاکھ ووٹ حاصل کئے ہیں۔ ان دونوں کے بعد ندوۃ العلماء اور کمیونسٹوں کا نمبر ہے۔ خیال ہے۔ آئندہ پندرہ دن میں سرکاری طور پر آخری نتائج کا اعلان کر دیا جائے گا۔

— پیرس ۶ جنوری۔ ریڈیکل سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر مانڈیز فرانس نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی اور سوشلسٹوں کے اتحاد سے فرانس میں نئی حکومت بنائی جائے گی۔

انتخابی اصلاحات کا کمیشن اس ماہ کے آخر تک اپنا کام مکمل کر لے گا

لاہور ۶ جنوری۔ انتخابی اصلاحات کا کمیشن اس ماہ کے آخر تک اپنا کام مکمل کر لے گا۔ خیال ہے کہ مغربی پاکستان کا دورہ اس ہفتہ کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا۔ اور جنوری کے اواخر تک کمیشن کے اراکین مشرقی پاکستان کا دورہ مکمل کر کے اپنی رپورٹ تیار کر لیں گے۔ کمیشن کے ایک رکن مسٹر فضل الٰہی نے کہا ہے۔ کہ مختلف اداروں اور جماعتوں نے کمیشن کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا ہے۔ جس کی وجہ سے کمیشن کو اپنا کام جاری رکھنے میں بہت مدد ملی ہے۔ وفد کے ارکان نے کل کوئٹہ سے لاہور روانہ ہونے سے قبل متعدد وفود سے ملاقات کی۔

— پیرس ۶ جنوری۔ الجزائر اسمبلی کے ۶۱ ممبروں نے دھمکی دی ہے کہ اگر الجزائر کی آزادی کے متعلق جلد بات چیت شروع نہ کی گئی۔ تو ہم مستعفی ہو جائیں گے۔

ہندوستان کے رویہ پر عالمی رائے عامہ کی نکتہ چینی

کراچی ۶ جنوری۔ کشمیر کے متعلق ہندوستان نے جو رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ اس پر عالمی رائے عامہ کی نکتہ چینی میں برابر اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ ترکی کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ کشمیر کے ۷۵ لاکھ باشندے پاکستان کے ساتھ ہیں۔ مذہبی۔ تمدنی اور ثقافتی لحاظ سے پاکستان سے ان کا گہرا تعلق ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اگر یہ مسئلہ جلد حل نہ ہوا۔ تو یہ عالمی امن کے لئے خطرہ کا موجب بنا رہے گا۔ چالیس لاکھ باشندوں کو حق خود اختیاری سے محروم رکھنا انسانیت پر بہت بڑا ظلم ہے۔ اسی طرح انقرہ کے اخبار "الوس" نے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کشمیر میں اپنی فوجی طاقت بڑھا رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ریاست میں رائے شماری نہیں کرانا چاہتا۔ کیونکہ اس کو خطرہ ہے کہ فیصلہ پاکستان کے حق میں ہوگا۔

طلوع سحر اور غروب آفتاب

لاہور ۶ جنوری۔ آج صبح لاہور میں سورج سات بجکر دو منٹ پر طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۵ منٹ پر غروب ہو گا۔ آج صبح دھند کی ہلکی سی تہ چھائی ہوئی تھی اور سردی معمول سے کم تھی۔ موسمی اطلاعات کے دفتر نے خبر دی ہے کہ آج دن میں مطلع صاف رہے گا۔ اور شام کے وقت موسم میں تبدیلی ہو جائے گی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ جنوری ۱۹۵۶ء

شدھی

کچھ دن ہوئے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ راجستھان میں ستر ہزار مسلمانوں کو شدھ کر لیا گیا ہے۔ اس خبر کے متعلق پاکستان میں بھارت کے ہائی کمشنر مسٹر ڈلیپائی نے ایک دعوت پر فرمایا ہے۔ کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اخبار نویس خود راجستھان میں جا کر صحیح حالات معلوم کر سکتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کہیں اکا دکا کسی مسلمان کو شدھ کر لیا گیا ہو۔ مگر اتنی تعداد میں شدھی ممکن نہیں۔

ہو سکتا ہے۔ کہ مسٹر ڈلیپائی کی بات درست ہو۔ مگر جہاں تک دمکان کا تعلق ہے۔ یہ کوئی ایسی اچنبھے کی بات نہیں۔ انگریزی عہد میں ۲۳-۱۹۲۳ء میں ملکانوں کی شدھی کا واقعہ ہو چکا ہے۔ اب جبکہ بھارت میں ہندوؤں کا اپنا راج ہے۔ تو یہ بات بہت قرین قیاس معلوم ہوتی ہے۔ کہ شدھی کے مشتاق لوگوں نے اس طرح کی مہم بلکہ اس سے بھی زیادہ موثر طریق سے چلائی ہو۔ جیسی کہ ملکانوں کے بارے میں چلائی گئی تھی۔

اگر یہ واقعہ درست نہ بھی ہو۔ تو پھر بھی اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ متعصب ہندو یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح بھارت کے مسلمانوں اور عیسائیوں کو پھر سے ہندو بنا لیا جائے۔ یہ خیال ہندوستان میں انگریزی حکومت کے آغاز سے ہی اکثر قوم پرست ہندوؤں کے دلوں میں پیدا ہو چکا تھا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ ایسا خیال مذہب سے زیادہ سیاسی نقطۂ نظر سے پیدا ہوا ہے۔ اور قوم پرست ہندو چاہتے ہیں۔ کہ بھارت ہی نہیں بلکہ تمام برصغیر ہند دوسرے مذاہب سے خالی ہو جائے۔ اور صرف ایک ہی مذہب جس کو ہندوازم کہا جاتا ہے۔ تمام ملک میں رہ جائے۔ تاکہ مذہبی لحاظ سے یہاں یکجہتی پیدا ہو جائے۔ اور برصغیر ہند اس لحاظ سے ایک قوم کا ملک بن جائے۔ اور یہاں مذہب کی بناء پر مختلف جماعتیں وجود میں نہ آئیں۔ اور عوام کی اس بناء پر کشمکش ختم ہو جائے۔

اگر غور کیا جائے۔ تو یہ رجعت پسندانہ خیال ایسا ہے۔ جس کو موجودہ دنیا میں کبھی جامۂ عمل نہیں پہنایا جا سکتا۔ خود وہ چیز جس کو ہندوازم کہا جاتا ہے۔ اپنے اندر مذہبی لحاظ سے اتنے اختلافات رکھتی ہے۔ کہ جن کا شمار مشکل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوازم درا صل کسی ایک مذہب کا نام نہیں۔ بلکہ یہ ایک معاشرہ کا بھی نام نہیں۔ جین مت۔ بدھ ازم اور اسی طرح کی کئی مستوں کو چھوڑ بھی دیا جائے۔ اور صرف برہمنزم کو ہی لیا جائے۔ تو خود برہمنزم کی بنیاد ہی انتشار پر ہے۔ منو کوڈ کے مطابق برہمنزم چار بڑی بڑی جاتیوں پر منقسم ہے۔ جو باہم نہ صرف رشتہ ناطہ نہیں کر سکتیں بلکہ ایک کا چھوا ہوا کھانا دوسری کو بھرشٹ کر دیتا ہے۔ پھر ان بڑی بڑی جاتیوں کی پچاس پچاس سے زیادہ شاخیں ہیں۔ جو آگے پھر شاخ در شاخ چلی جاتی ہیں۔ اگر ایسے معاشرہ کو ہندو معاشرہ کہا جا سکتا ہے۔ تو کہنا پڑے گا۔ کہ ہندو معاشرہ کا بنیادی اصول تفریق و تشتت ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہندوازم نام ہے معاشرہ کے انتشار کا۔

یہ درست ہے۔ کہ آج ہندوؤں میں بعض جماعتیں ایسی پیدا ہو گئی ہیں۔ جو منو کوڈ کی اس تقسیم کو نہیں مانتیں۔ اور چاہتی ہیں کہ جات پات کا امتیاز مٹ جائے۔ یہاں تک کہ کانگرسی حکومت نے اپنے دستور میں چھوت چھات کی نفی کی ہے۔ اور ایسی کوششیں بھی کی جاتی ہیں۔ کہ چھوت چھات کا قلع قمع ہو جائے۔ مگر تا حال اس میں سخت ناکامی ہوئی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں سے جو نفرت ہے۔ وہ چھوت چھات ہی کا کرشمہ ہے۔ اور قوم پرست لوگ جو بھارت میں مذہبی وحدت کے علمبردار ہیں۔ وہ عوام کے اسی جذبہ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ سمجھدار ہندو جانتے ہیں۔ یہ لوگ ملک میں یکجہتی اور اتحاد خیال پیدا کرنے کی بجائے اور بھی زیادہ انتشار کا باعث ہو رہے ہیں۔ اور انتشار کے عفریت کو جو پہلے عوام پر مسلط ہے۔ اس کو اور بھی تقویت دے رہے ہیں۔

اگر یہ لوگ سوچیں تو انہیں معلوم ہو کہ یکجہتی اور یک قومیت کا خیال اگر کوئی ہے۔ تو اسلام ہی نے ان میں پیدا کیا ہے۔ جس کا اس لحاظ سے پہلا اصول ہی یہ ہے۔ کہ رنگ و نسل کی بناء پر انسانوں میں کوئی امتیاز نہیں۔ سب انسانوں کے بنیادی حقوق یکساں ہیں۔ خواہ وہ کسی مذہب کسی قوم۔ کسی نسل یا کسی رنگ کا ہو۔ اس لئے اگر یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ ملک میں ہر قسم کی وحدت پیدا ہو۔ تو انہیں اسلام کا یہ اصول صرف خود ہی اپنانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اس کی عوام میں ایک وسیع پیمانہ پر تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک اسلام کے اس اصول کو اچھی طرح نہ سمجھا جائے۔

یہ کام ہندوؤں سے بڑھ کر خود بھارت کے مسلمانوں کا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ نہ صرف زبانی بلکہ اپنے عمل سے اسلام کے انسانی مساوات کے اصول کو اجاگر کریں۔ اور اسلام نے بنی نوع انسان کو ایک سطح پر لانے کے لئے جو اصول اور طریقے بتائے ہیں۔ ان کو زیادہ سے زیادہ ترویج دیں۔ متعصب اور قوم پرست ہندوؤں کو جو عیسائیوں اور مسلمانوں کو شدھ کر کے بھارت میں یکجہتی پیدا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی سرگرمیوں سے دراصل بھارت کو انتشار کا زگ بنانا چاہتے ہیں۔ اگر عیسائیوں اور مسلمانوں کو بھارت سے نکال دیا جائیگا۔ یا انہیں مٹا دیا جائیگا۔ تو خود ہندوازم میں کوئی ایسی طاقت نہیں ہے۔ جو عوام کو ایک تاگے میں پرو کر رکھے۔ اور ملک میں کبھی صحیح جمہوریت قائم ہو سکے۔ انہیں چاہیئے کہ برصغیر ہند کی پرانی تاریخ کا مطالعہ بھی کر کے دیکھیں۔ انہیں نظر آئے گا۔ کہ جب کبھی برہمنزم نے یہاں سر اٹھایا ہے۔ ملک انتشار کا شکار ہو گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں کوئی نہ کوئی بیرونی طاقت اس پر مسلط ہوتی رہی ہے۔

بدھ ازم نے ایک وقت میں ہندوستان میں یکسانی پیدا کر دی تھی۔ مگر جب برہمنزم اس پر غالب آیا۔ اور اس کو مٹانے اور دیس نکالا دینے میں کامیاب ہو گیا۔ تو خود اس کے اندرونی اختلافات نے اور جات پات کے امتیاز نے اس کو انتشار کا گھروندا بنا دیا۔ اور چپہ چپہ پر الگ الگ حکومتیں قائم ہو گئیں۔ جو ہر وقت باہم جنگ و جدل میں مصروف رہتیں۔ تا آنکہ بیرونی حملہ آوروں نے شمال سے آ کر مختلف راجدھانیوں کا خاتمہ کر دیا۔ اگر یہ لوگ ایسا نتیجہ پھر دیکھنا نہیں چاہتے۔ تو انہیں شکر کرنا چاہیئے۔ کہ اسلام بھارت میں موجود ہے۔ جو تمام انسانی تفریقوں کو مٹا کر بنی نوع انسان کو ایک وحدت میں پروتا ہے۔ اور وطن کی محبت کا صحیح جذبہ ابھارتا ہے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی اہمیت اور احباب جماعت

جماعت کے ہر مخلص دوست کو ریویو آف ریلیجنز کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کو یاد رکھتے ہوئے رسالہ ریویو کے بارہ میں توجہ فرمانی چاہیئے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) "ریویو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا پرچہ اور ایسا پرچہ جس میں آپ نے خود حصہ لیا تھا۔ اور اس میں مضمون لکھے تھے۔ سوائے ریویو کے جماعت میں اور کوئی نہیں۔" (الفضل ۱/۵۵ ۱۳)

(۲) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانے کی جماعت کے لحاظ سے اس کے کم از کم دس ہزار خریدار ہونے کی خواہش ظاہر فرمائی تھی۔ اور موجودہ تعداد کے لحاظ سے تو اب اس کے لاکھوں تک خریدار ہونے چاہئیں۔"

(۳) "باہر سے جو خطوط آتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیرونی لوگ اس رسالہ ریویو سے بہت متاثر ہو رہے ہیں۔ اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔" (الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۵۲ء)

(۴) "یہ امریکہ میں جاتا ہے۔ انگلینڈ میں جاتا ہے۔ جرمنی میں جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف ممالک میں جاتا ہے۔ یہ فلپائن سے جو بیعت آئی ہے۔ غالباً یہ بھی اسی کے ذریعہ آئی ہے۔ ہم نے فلپائن وغیرہ میں پرچے بھجوانے شروع کئے تھے۔ یہ پہلی بیعت غالباً اسی ریویو کی اشاعت کی وجہ سے ہوئی ہے۔"

(۵) "اگر یہ دس ہزار چھپے .... اور دنیا کی تمام لائبریریوں میں جانا شروع ہو جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ سال دو سال کے اندر تہلکہ پڑ جائیگا۔" (الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے ابا جان پیر صلاح الدین صاحب M. D. A مظفر گڑھ تین چار روز سے بیمار ہیں۔ سر اور آنکھ میں بہت ٹیس پڑتی ہے۔ ملتان میں نشتر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار وحید احمد ابن پیر صلاح الدین صاحب اے ڈی ایم مظفر گڑھ۔

(۲) میرے بیٹے عزیز ڈاکٹر عبدالمجید صاحب کا ۱۲ جنوری کو ملازمت کے سلسلے میں انٹرویو ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب انٹرویو کے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالرحیم ۲۹ ہسپتال رامہ روڈ لاہور۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق

(از مکرم ابو البشارت مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ)

(۲)

لیکن جب مخالفین نے آپ کے محبوب کی شان میں گستاخی کی۔ تو آپ نے غیرت کے اظہار کے ہر طریقہ سے غیرت کا اظہار فرمایا

الف "جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے۔ ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے۔ جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔" (پیغام صلح صفحہ ۱۵)

(ب) "زمانہ کی حالت کو دیکھو۔ اور آپ ہی ایمانًا گواہی دو۔ کیا یہ وقت وہی وقت نہیں ہے جس میں الٰہی مددوں کی دین اسلام کو ضرورت ہے۔ اس زمانہ میں جو کچھ دین اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد اور الحاد کا دروازہ کھلا۔ کیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانہ میں بھی مل سکتی ہے۔ کیا یہ سچ نہیں بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے یہاں تک کہ وہ جو آل رسول کہلاتے تھے۔ وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے۔ اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں چھاپی گئیں۔ اور شائع کی گئیں۔ کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر یہی گواہی دیتا ہے۔ کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے۔ اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے۔ اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے۔ تو واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا۔ اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا۔ جو ان گالیوں اور توہین سے جو ہمارے رسول کی کی گئی دکھا۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۱-۵۲)

(ج) خدا زاں سینہ بیزار است صد بار
که هست از کینہ داران محمد

اللہ تو اس سینہ سے سخت بیزار ہے جو محمدؐ کا کینہ رکھتا ہے۔

خدا خود سوزد آں کرم دنی را
که باشد از عدوان محمد

خدا تعالیٰ اس کمینے کو خود تباہ کرے جو محمدؐ کا دشمن بنے۔

(د) سب سے زیادہ گالیاں دینے والے اور سب سے زیادہ شوخی میں بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سردار فخر انبیاءؐ کی ہتک کرنے والوں میں پنڈت لیکھرام اور ڈاکٹر ڈوئی آگے بڑھے۔ اور دونوں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آہوں کا شکار ہو گئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"لیکھرام کی نسبت خدا نے میری دعا قبول کر کے مجھے خبر دی کہ وہ چھ سال کے اندر ہلاک ہو گا۔ اور اس کا جرم یہ ہے کہ وہ خدا کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا تھا۔ اور برے لفظوں کے ساتھ توہین کرتا تھا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸۲)

"لیکھرام کو قبل از وقت لکھا گیا تھا

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمدؐ

یعنی اے لیکھرام تو کیوں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ تو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اس تلوار سے جو تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی کیوں نہیں ڈرتا۔ لیکھرام نے بار بار مجھے لکھا کہ میں کرامت دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور اپنی کتابوں میں بھی بار بار بیان کیا تھا۔ کہ مجھے کرامت دکھاؤ۔ مگر خدا جو حکیم ہے ہر ایک کے مناسب حال اس کو کرامت دکھاتا ہے۔ پس چونکہ لیکھرام کی زبان ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے میں چھری کی طرح چلتی تھی۔ اور اپنی زبان سے اس نے ہزارہا دل زخمی کر دیئے تھے۔ اس لئے خدا نے چھری کا ہی نشان دکھلا دیا۔ اور اس کی بدزبانی ایک چھری مجسم ہو کر اس کے اندر داخل ہوئی اور انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یہی خدا کا قہری نشان ہے جو سن سکتا ہے سنے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۳)

یہی حال ڈاکٹر ڈوئی کا ہوا۔

حضور فرماتے ہیں۔ یہ شخص جس کا نام عنوان میں درج ہے اسلام کا سخت درجہ دشمن تھا۔ اور علاوہ اسکے اپنے جھوٹا دعوے پیغمبری کا کیا۔ اور حضرت سید النبیین و اصدق الصادقین وخیر المرسلین و امام الطیبین جناب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا۔ اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے آنجناب کو یاد کرتا تھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۹)

اس کی زندگی کے ہر ایک پہلو پر آفت پڑی اس کا خائن ہونا ثابت ہوا اپنے آباد کردہ شہر صیہون سے بڑی حسرت کے ساتھ نکالا گیا۔۔۔۔ اس کی بیوی اور اس کا بیٹا اس کے دشمن ہو گئے اس کے باپ نے اشتہار دے دیا کہ وہ ولد الزنا ہے۔۔۔۔ آخر کار اس پر فالج گرا۔۔۔۔ پھر بہت غموں کے باعث پاگل ہو گیا۔۔۔۔ آخر کار مارچ ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں بڑی حسرت اور درد اور دکھ کے ساتھ مر گیا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۶)

کامیاب عاشق

حضرت اقدس اپنی محبت و عشق میں کامیابی حاصل کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسکے نور سے ملی۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اور اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے رہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۶)

خدا کے فضل سے میری یہ حالت ہے کہ میں صرف اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہوں۔ اور دوسرے مذاہب کو باطل اور سراسر دروغ کا پتلا خیال کرتا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں۔ اور محض محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ اعلیٰ مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور اجابت دعا کا مجھے حاصل ہوا کہ جو بجز سچے نبی کے پیرو کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکے گا۔ اور اگر ہندو اور عیسائی وغیرہ اپنے باطل معبودوں سے دعا کرتے کرتے مر بھی جائیں۔ تب بھی ان کو وہ مرتبہ مل نہیں سکتا۔

مجھے دکھلایا اور بتلایا گیا اور سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ یہ سب کچھ بہ برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم تجھ کو ملا ہے۔ اور جو کچھ تجھ کو ملا ہے۔ اس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ۲۷۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی اس کامیابی کا ثبوت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اب اگر کوئی سچ کا طالب ہے خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی یا آریہ یا یہودی یا برہمو یا کوئی اور اسکے لئے یہ خوب موقعہ ہے جو میرے مقابل پر کھڑا ہو جائے۔ اگر وہ امور غیبیہ کے ظاہر ہونے اور دعاؤں کے قبول ہونے میں میرا مقابلہ کر سکا۔ تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اپنی تمام جائداد غیر منقولہ جو دس ہزار روپیہ کے قریب ہو گی۔ اس کے حوالہ کر دوں گا۔ یا جس طور سے اس کی تسلی ہو سکے اس طور سے تاوان ادا کرنے میں اس کو تسلی دوں گا۔ میرا خدا واحد شاہد ہے کہ میں ہرگز فرق نہ کروں گا۔ اور اگر سزائے موت بھی ہو تو بدل و جان روا رکھتا ہوں۔ میں دل سے یہ کہتا ہوں۔ اور اللہ تو جانتا ہے کہ میں سچ کہتا ہوں۔" (آئینہ کمالات اسلام ۲۷۶)

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم خدا تعالیٰ کو راضی نہیں کر سکتے جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ

"عجب بدبخت وہ لوگ ہیں جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سادا دار و مدار رہو۔ اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو۔ تو ایسے مت ہو۔ عجب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کی طرف ایک نظر بھی اٹھا کر نہیں دیکھتا۔ اور بدبودار تعصب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کھلی ہے۔ سو تقویٰ سے پورا حصہ لو اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو۔ اور دعاؤں میں لگے رہو۔ تا تم پر رحم ہو۔ تم میں سے کون ہے۔ کہ جو بھوک کے وقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہو سکتا ہے۔ یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے۔ ایسا ہی تم خدا کو راضی نہیں کر سکتے جب تک پورے طور پر متقی نہ بن جاؤ۔"

(الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء)

خدام اور مالی قربانی

از محمد طفیل صاحب منیر واقف زندگی جامعۃ المبشرین ربوہ

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" اس مقولہ کی صداقت بالکل عیاں ہے۔ اگر کسی قوم کے نوجوانوں میں زندگی کی حرارت ہو۔ تو وہ قوم زندہ رہتی ہے۔ اور زندہ رہنے کا حق رکھتی ہے۔ مگر جس قوم کے نوجوان موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہوں۔ وہ قوم کبھی بھی اٹھ نہیں سکتی۔ اور اس کو اس کارگاہ حیات میں زندہ رہنے کا قطعاً کوئی حق نہیں ہوتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

"ایسے ذرائع اختیار کرنا چاہیئے جن سے قوم کے دماغ کی تربیت ہو اور خصوصاً نوجوانوں کے دماغ کی تربیت ہو۔ کیونکہ زیادہ کاموں کی ذمہ داری آئندہ نوجوانوں پر ہی پڑنے والی ہوتی ہے۔ اگر نوجوانوں میں بری عادتیں پیدا ہو جائیں یا سستی کی عادت پیدا ہو جائے یا جھوٹ کی عادت پیدا ہو جائے۔ تو یقیناً آج نہیں تو کل وہ قوم تباہ ہو جائے گی"

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

اس حقیقت کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کی بنا رکھی۔ اور قوم کے ان افراد کو جن کی عمریں پندرہ اور چالیس سال کے درمیان درمیان ہوں اس تنظیم کا رکن بنایا۔ پھر خود ہی اس تنظیم کو کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز فرمایا۔ جس کو بطور خلاصہ یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے۔

"مجلس خدام الاحمدیہ میں جو بھی شامل ہو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ یہ اقرار کرے کہ میں آئندہ یہ سمجھوں گا کہ احمدیت کا ستون میں ہوں۔ اور اگر میں ذرا بھی ہلا۔ اور میرے قدم ڈگمگائے۔ تو یہ سمجھوں گا کہ احمدیت پر زد آگئی" (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

اس تجویز کردہ لائحہ عمل میں خدام الاحمدیہ کے اراکین کے لئے مالی قربانی کی روح پیدا کرنے کے لئے ایک پائی فی روپیہ کا حقیر چندہ تجویز فرمایا۔ تا کسی خادم کو اس تنظیم میں شمولیت کی وجہ سے پہلے پہل ہی طبیعت کی عدم مانوسیت کے باعث اس چندہ کی رقم زیادہ معلوم نہ ہو۔ اور وہ اس کی ادائیگی میں کشمکش اور بے اطمینانی کا شکار نہ ہو۔

خدام الاحمدیہ کے ماہانہ چندہ یعنے ایک پائی فی روپیہ کے ادا کرنے کے بہت سے فوائد ہیں مثلاً سب سے بڑا فائدہ نوجوانوں کی تربیت ہے۔ جب ایک نوجوان اجتماعی ضروریات کے لئے ایک پائی فی روپیہ ادا کرنے لگ جائے۔ اور اس ادائیگی سے اسکی طبیعت بجائے ملول ہونے کے خوش ہونے کی عادی بن جائے تو اس نوجوان کو اگر اس سے زیادہ شرح کے ساتھ چندہ دینا پڑے۔ تو بوجہ طبیعت کی تربیت کے وہ زیادتی شرح کو محسوس تک نہ کریگا۔

دوسرا فائدہ جو خدام احمدیت کے ماہانہ چندہ کی ادائیگی میں مضمر ہے۔ وہ نوجوانوں میں ایسی روح پیدا کرنا ہے کہ وہ اپنا کام خود کریں۔ ان کو جو ضرورتیں اور حاجتیں پیش آئیں خواہ وہ مالی ہوں یا اور کسی قسم کی وہ دوسروں کی طرف دیکھنے کی بجائے خود ان ضرورتوں اور حاجتوں کا مداوا کر سکنے کے قابل بن سکیں۔

تیسرا فائدہ جو خدام الاحمدیہ کے چندہ کی شرح کم رکھنے میں نظر آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ احمدی نوجوان اس طرف توجہ کریں کہ سلسلہ ان سے ان کی آمدن پر چندہ مانگتا ہے۔ اس لئے ان کا فرض ہے۔ کہ وہ بجائے والدین پر بار بننے کے اپنے خورد و نوش کا از خود انتظام کریں۔ اور اس قسم کی کوشش میں اگر کوئی معمولی سی ملازمت بھی ان کو ملے۔ تو اسکو قبول کر لیں۔ اور مزید ترقی کی کوشش کرتے رہیں۔

اگر ایسے خدام سے جو ماہانہ چندہ کی ادائیگی میں تساہل سے کام لیتے ہیں۔ چندہ ادا کرنے میں تساہل کا سبب پوچھا جائے۔ تو بعض کا جواب یہ ہوتا ہے۔ کہ جب ہم سے چندہ مانگا ہی نہیں گیا۔ تو ہم چندہ کس کو دیتے۔

ایسا جواب دینے والے دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ان کا ایسا جواب قابل پذیرائی نہیں۔ کیونکہ ان کا یہ کہنا کہ "ہم سے چندہ مانگا ہی نہیں گیا" قطعاً غلط ہے۔ جب خدا کے موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خود ان سے چندہ مانگا ہے۔ تو وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ "ان سے چندہ مانگا ہی نہیں گیا"۔ اور ان کا یہ قول کہ ہم چندہ کس کو دیں بھی ان کے لئے راہ نجات نہیں۔ کیونکہ ہر وہ نوجوان جو خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں شامل ہوتا ہے۔ اس کو روز اول سے ہی یہ بتلا دیا جاتا ہے۔ کہ تم ایسی تنظیم میں شامل کئے جاتے ہو۔ جس کی بنا ہمارے مقدس امام و خلیفہ نے اپنے ہاتھوں سے رکھی ہے۔

جب ایک خادم کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا مرکزی دفتر ربوہ میں ہے۔ تو وہ کیوں دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے تعلق قائم نہیں کرتا۔ اور اگر بالفرض اس کے پاس کوئی چندہ وصول کرنے والا نہیں پہونچتا۔ تو وہ کیوں دفتر مرکزیہ ربوہ کو براہ راست چندہ ارسال کر کے امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے والوں میں شامل نہیں ہوتا۔

اسی طرح بعض مخلص نوجوان چندہ دینے میں سستی کا باعث یہ بتلاتے ہیں کہ تھوڑی رقم خدا کی راہ میں دیتے شرم آتی ہے۔ اگر شرح چندہ بڑھا دی جائے۔ تو ہم ضرور چندہ ادا کیا کریں۔

ایسے احباب کی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ شرح چندہ کا تعلق خدام سے صرف اتنا ہے کہ وہ اس سے کم چندہ نہیں دے سکتے۔ شرح مقرر کرنے سے یہ ہرگز مراد نہیں۔ کہ وہ اس سے زیادہ بھی نہیں دے سکتے۔ اس کے برعکس ہر خادم کو یہ حق پہونچتا ہے حق ہی نہیں بلکہ اس پر اس کے ایمانی اخلاص کی وجہ سے فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ اس تنظیم میں شامل ہونے کے بعد اپنے روحانی ذوق کا زیادہ سے زیادہ مظاہرہ کرے۔ اور بجائے شرح چندہ کے مطابق چند آنے دینے کے کئی روپے بطور چندہ پیش کرے۔ اگر یہ روح ہماری قوم کے تمام نوجوانوں میں پیدا ہو جائے۔ اور وہ شرح چندہ سے بڑھ چڑھ کر چندہ دینے لگ جائیں۔ تو ہم صدیوں کا کام چند سالوں میں کر سکتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور اپنی قربانیوں کو بڑھا چڑھا کے پیش کرنے کی وجہ سے اعلےٰ مراتب و مدارج کے حقدار قرار پا سکتے ہیں۔

جلسہ سالانہ سے واپسی پر

— از مکرم عبدالمنان صاحب ناہید —

دل میں اک پھانس چبھو آئے ہیں
کوچۂ یار سے ہو آئے ہیں

وہ بھی مائل بہ کرم آئے نظر
ہم بھی جی کھول کے رو آئے ہیں

دل کے آئینہ کے ہر داغ کو آج
آنکھ کے پانی سے دھو آئے ہیں

رشتۂ شوق و عبودیّت میں
گوہرِ اشک پرو آئے ہیں

کوئے دلدار کا حال اُن سے سنو
کوئے دلدار سے جو آئے ہیں

کشتِ ایماں میں بدستِ محمود
بیج عرفان کا بو آئے ہیں

فرش پہ بیٹھے بٹھائے ناہید
آج ہم عرش سے ہو آئے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام اور اس کے خوشہ چین

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ)

موجودہ زمانہ کے راستباز مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بصیرت افروز کتب میں جا بجا یہ تحریر فرمایا ہے۔ کہ مجھے جو کچھ خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ یہ سب کچھ سید المرسلین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سچی پیروی اور غلامی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام اور متبع نہ ہوتا۔ اور میرے اعمال پہاڑ کے برابر بھی ہوتے۔ تو مجھے وہ روحانی مقام ہرگز حاصل نہ ہوتا۔ جو کہ میرے آقا و مقتدا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی سے مجھے حاصل ہوا ہے۔ نیز فرماتے ہیں۔ کہ ؎

این چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ زبحر کمالِ محمدؐ است

۔اور فرماتے ہیں ؎

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

نہ صرف یہ کہ خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام ہی اپنی زبان و قلم سے اس بات کے معترف ہیں کہ مجھے جو کچھ ملا ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وساطت اور آپ کی غلامی سے ملا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے بھی آپ پر الہام نازل فرمایا۔ کہ

کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم۔ یعنی ہر ایک برکت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے ہے۔ پس بڑا مبارک ہے جس نے تعلیم دی اور جس نے تعلیم پائی۔"

(حقیقۃ الوحی باب چہارم صفحہ)

پس یہ حقیقت ہے۔ کہ اب بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع اور پیروی کے کوئی انسان بھی قیامت تک کسی بھی روحانی مقام پر فائز نہیں ہو سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فیضِ نبوی سے پایا ہے جو کچھ پایا ہے۔ اس کا بخوبی اظہار تفصیل سے آپ کی بصیرت افروز اور روح پرور کتب میں ملتا ہے۔ اور آپ کی تصانیف پڑھنے والا ہر وہ شخص جسے بصیرت سے کچھ بھی حصہ ملا ہے۔ لاریب اس بات کو محسوس کرنے پر مجبور ہے۔ کہ آپ کے حقائق و معارف قرآنیہ نے زمانہ کو [illegible]

سے بڑا علم و فضل کا مدعی انسان بھی بیان کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی بعثتِ مسیح موعودؑ سے قبل کسی عالمِ ربانی نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے نکاتِ معرفت اور امور روحانیہ بیان فرمائے ہیں۔ جیسے کہ حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس قلم اور زبانِ فیض ترجمان سے نکلے اور سننے میں آئے ہیں۔

بعض لوگ یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ حضور نے جو حقائق و معارف بیان فرمائے ہیں وہ انہیں در پردہ بعض علماء سکھلاتے اور بتاتے ہیں۔ اور مرزا صاحب انہیں اپنے نام پر اپنی کتب میں شائع کر دیتے ہیں۔

یہ بے بنیاد اعتراض آج ہی سننے میں نہیں آتا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس حیات میں بھی بعض مخالفین کی طرف سے اس قسم کے اعتراضات دہرائے گئے۔ جو درحقیقت ان کے عجز اور ناکامی کا بہت بڑا ثبوت ہیں۔

ایسے ہی اعتراضات کو سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فیصلہ کن طریقوں پر نمود کرنے اور اپنے مدمقابل آنے کی دعوت دیتے ہوئے علاوہ دیگر کتب کے "ضمیمہ انجام آتھم" میں مندرجہ ذیل دو طریق فیصلہ مخالفین کے سامنے رکھے۔

اول۔ اگر کوئی عربی کی فصاحت و بلاغت میں میری کتاب کا مقابلہ کرنا چاہے گا۔ تو وہ ذلیل ہوگا۔ میں ہر ایک متکبر کو اختیار دیتا ہوں۔ کہ اس عربی کتاب کے مقابل پر طبع آزمائی کرے۔ اگر وہ اس عربی مکتوب کے مقابل پر کوئی رسالہ بہ التزام مقدار نظم و نثر بنا سکے۔ اور ایک مادری زبان والا جو عربی ہو۔ قسم کھا کر اس کی تصدیق کر سکے۔ تو میں کاذب ہوں۔

دوم۔ اگر یہ نشان منظور نہ ہو۔ تو میرے مخالف کسی سورۃ قرآنی کی بالمقابل تفسیر بنا دیں۔ پھر اگر میں حقائق و معارف کے بیان کرنے میں صریح غالب نہ رہوں۔ تو میں جھوٹا ہوں۔" (ضمیمہ انجام آتھم)

لیکن واقعات اس امر پر شاہد ناطق ہیں۔ کہ "سلطان القلم" حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیشکردہ طریق فیصلہ کو مخالفین نے ٹھکرا دیا۔ اور کسی کو بھی روحانی میدان میں نہ تو آپ کی کسی عربی کتاب کی مثل لانے اور نہ ہی آپ کے مقابل حقائق و معارف قرآنیہ بیان کرنے کی جرأت و ہمت ہوئی۔ اور ہوتی بھی کس طرح جبکہ آپ مامور ربانی اور آسمانی تائیدات سے مؤید تھے۔

قدرت خداوندی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے علماء کے مذکورہ بالا اعتراض والزام کا یوں بھی رد فرمایا۔ کہ جو اعتراض مخالفین کی طرف سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام پر کیا جا رہا تھا۔ اس کے مرتکب وہ خود ثابت ہوئے۔ اور وہ اس طرح کہ بعض علماء کہلانے والوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بغیر نام لینے اور آپ کی کتب کا ذکر کرنے کے آپ کے علم کلام پر مشتمل صفحات کے صفحات اپنی کتب اور رسائل میں اپنے نام پر چھپوانے شروع کر دیئے۔

(باقی)

چندہ امداد درویشاں کے لئے خاص اپیل

دوست اس کار خیر کی طرف فوری توجہ فرمائیں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی)

مجھے اطلاع ملی ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے امداد درویشاں کے چندہ میں بہت کمی آگئی ہے۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے کچھ عرصہ ہوا۔ احباب کو اطلاع دی تھی۔ اس وقت سیلاب کے غیر معمولی نقصانات کی وجہ سے قادیان کے درویشوں اور ان کے عزیزوں کو پہلے سے بھی بہت زیادہ امداد کی ضرورت ہے۔ اور قادیان میں سلسلہ احمدیہ کی جن عمارات کو بارشوں کی وجہ سے نقصان پہنچا ہے۔ انہیں دوبارہ تعمیر کرانے کے لئے بھی ہزارہا روپیہ درکار ہے۔ گویا اس وقت چندہ امداد درویشاں کے تعلق میں دو قسم کی ضروریات درپیش ہیں۔ اول ان درویشوں کی امداد جنہیں نقصان پہنچا ہے۔ اور دوسرے قادیان کی انجمن کی امداد جس نے بہت سی منہدم شدہ عمارات دوبارہ تعمیر کرائی ہیں۔ دوسری طرف ہندوستان کی جماعتیں بالعموم نہ صرف تعداد میں کم ہیں۔ بلکہ مالی لحاظ سے بھی بحیثیت مجموعی بہت کمزور ہیں۔

ان حالات میں پاکستان کے دوستوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اس وقت چندہ امداد درویشاں کی طرف خاص توجہ دیں۔ اور احباب قادیان کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اس بات کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ قادیان کے درویش انفرادی حیثیت ہی وہاں نہیں بیٹھے ہوئے۔ بلکہ حقیقتاً اور مذہب کی روح کے لحاظ سے وہ قادیان میں ساری جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں۔ اور سلسلہ کے مقدس مقامات کو آباد رکھنے اور ان کی خدمت بجا لانے کا مقدس فرض ادا کر رہے ہیں۔

پس میں احباب پاکستان کی خدمت میں پر زور اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس نازک وقت میں اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور وسعتِ قلب اور قربانی کی روح کے ساتھ اس کام میں حصہ لیں۔ اور چندہ امداد درویشاں کی مد میں بیش از پیش رقوم بھجوا کر خدا کے حضور سرخرو ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ جہاں موجودہ حالات میں یہ چندہ بڑھنا چاہیئے تھا۔ وہاں وہ گذشتہ چند ماہ سے بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ حالانکہ سچے مومنوں کا قدم ہر لحظہ آگے اٹھنا چاہیئے۔ اور یہ امداد تو درحقیقت درویشوں کی امداد نہیں بلکہ سلسلہ کی امداد اور ایک مقدس فریضہ کی ادائیگی کا رنگ رکھتی ہے۔

پس اے دوستو! اپنے فرض کو پہچانو۔ اور اس خاص موقع پر غیر معمولی توجہ اور غیر معمولی قربانی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر چندہ بھجواؤ۔ تاکہ نہ صرف مصیبت زدہ درویشوں کی امداد ہو سکے۔ اور نہ صرف منہدم شدہ عمارتوں کی تعمیر کی جا سکے۔ بلکہ اس نمائندگی کا بھی حق ادا ہو۔ جو آپ لوگوں کی طرف سے قادیان کی انجمن اور قادیان کے درویش کر رہے ہیں: قادیان کا درویشی حلقہ دراصل ہمارے لئے ایک مقدس روضہ ہے۔ جیسا کہ آئینہ کمالات اسلام والے کشف میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے ایک روضہ قرار دیا ہے۔ پس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہی دوستوں سے عرض کرتا ہوں۔ کہ :-

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

تمام رقوم ربوہ کے پتہ پر جانی چاہئیں۔ والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

بیرونی ممالک میں مساجد تعمیر کرنیکی تحریک

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۵۳ء میں بیرونی ممالک میں مساجد تعمیر کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اور اس میں حضور نے ہر احمدی کیلئے نہایت آسان اور سہل ترین بغیر اپنے پر زائد بوجھ ڈالنے کے اس چندے کی تحریک فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض احباب نے اس میں شاندار حصہ لیا تھا۔ اور بعض تو ایسے ہیں جو باقاعدہ حصہ لیتے رہے ہیں۔ مگر ایک بہت بڑا حصہ ایسے احباب کا بھی ہے جو اس چندہ کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں فرماتے۔ یہ نہیں کہ ان کی آمد نہیں بلکہ یہ کہ ان کو اس چندے کا احساس ہی نہیں **حالانکہ مساجد کی تعمیر اور آبادکاری مومنوں کے لئے مخصوص ہے۔ بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے ماتحت تو جو شخص مسجد کے آباد کرنے میں حصہ لے گا۔ اس کا گھر اللہ تعالیٰ جنت میں بنا دیگا۔**

یہ بات اتنی اہم اور ضروری ہے کہ اگر ہر احمدی اپنے امام کی اقتداء میں اس نیت اور پختہ ارادہ کے ساتھ اس راہ میں قربانی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنا دے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس دفعہ جلسہ سالانہ پر بھی اس تحریک میں شامل ہونے کی تلقین فرمائی تھی پس پہلے تو آپ دل میں اپنا محاسبہ کریں کہ آیا آپ نے بیرونی ممالک کی مساجد کی تعمیر کرنے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درج ذیل ارشاد کے مطابق حصہ لیا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو آپ بتائیں کہ آپ نے اپنے امام کے حکم پر کیا عمل کیا ہے۔ پس اس پر عمل کرنا ہی بابرکت ہے۔ اور پھر آپ اپنی جماعت کے احباب کو بھی تحریک کریں تا اس کا زیادہ سے زیادہ اثر ہو۔ آپ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ :-

(۱) بڑے تاجر مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔ خواہ وہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) چھوٹے تاجر ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۳) الف۔ ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیں (ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ۔
(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا بیسواں حصہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۴) وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر۔ پچھلے سال کی آمد سے موجودہ سال کی آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔ نیز ہر سال ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۵) مستری۔ لوہار۔ درزی۔ بڑھئی اور مزدور وغیرہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینے کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری مل جائے اس کا دسواں حصہ مساجد کی تعمیر کے لئے دیں۔

(۶) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیں۔

(۷) مزارعہ احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو دو پیسے فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد زمین والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیں۔

(۸) مختلف خوشی کی تقاریب مثلاً نکاح پر شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر پر یا امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دیتے رہنا چاہئیے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میرے بھائی چودھری محمد شریف صاحب ایک فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت باعزت بری فرمائے۔ آمین

محمد نذیر (سابق پھیروچیچی گورداسپور) گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور

ولادت

میرے محترم بھائی خان فضل الٰہی صاحب درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲/۱۲/۵۵ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین و والدین کیلئے برکت کا موجب بنائے آمین

عبدالحی پوسٹ بکس نمبر ۲ لاہور

قارئین ریویو آف ریلیجنز انگریزی کیلئے خوشخبری

یہ خبر قارئین ریویو آف ریلیجنز اردو دان احباب کے لئے جو غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کا بہت شوق رکھتے ہیں بڑی خوشی کا موجب ہوگی کہ ریویو کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر مکرم و محترم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندرآباد نے سب سے پہلے لبیک کہتے ہوئے ایسے بعض احباب کی طرف سے جو ریویو خود تو نہیں پڑھ سکتے۔ لیکن غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کا بہت شوق رکھتے ہیں یا طالب علم ہیں مگر اس کی پوری قیمت ادا نہیں کر سکتے وعدہ فرمایا ہے کہ اگر ایسے احباب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ انگریزی کو اس کی نصف قیمت پانچ روپے معہ اس ایڈریس کے جس پر وہ رسالہ جاری کروانا چاہتے ہیں بھجوا دیں گے تو مکرم سیٹھ صاحب اس کی بقیہ نصف قیمت اپنے پاس سے ادا فرما دیں گے

تبلیغ اسلام کا جوش اور تڑپ رکھنے والے احباب اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں تا ایسا نہ ہو کہ یہ مخصوص خریداروں کی تعداد پوری ہو جانے کے باعث وہ خدمت اسلام کے اس سنہری موقعہ سے محروم رہ جائیں۔

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی ربوہ

چند سوالات کے جوابات

سوال نمبر ۱:- کیا کمپنیوں کو زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے یا کہ ہر حصہ دار کو اپنے اپنے حصہ کے مطابق فرداً فرداً زکوٰۃ ادا کرنے کا ذمہ وار ٹھہرایا جائے؟

جواب:- کمپنیاں جو مختلف حصہ داروں کے مشترک سرمایہ سے قائم ہوتی ہیں ان کے متعلق صحیح مذہب یہی ہے کہ ان پر مجموعی طور پر زکوٰۃ واجب ہے نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً۔ یہی مذہب حدیث میں صراحتاً بیان ہوا ہے اور اصولاً یہی مذہب آئمہ فقہ میں سے۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا بھی یہی مذہب تھا۔ خلاصہ یہ کہ ہمارے علماء کے نزدیک مشترکہ سرمایہ کی صورت میں مجموعی طور پر زکوٰۃ عاید ہونی چاہیئے نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً۔

سوال نمبر ۲:- کیا نابالغ یا مجنون پر زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب:- نابالغ اور فاتر العقل کے مال پر زکوٰۃ واجب ہے جو اس کا متولی ادا کرے گا۔

سوال نمبر ۳:- اگر سال کے دوران میں مال کم ہو جائے تو زکوٰۃ کس حساب سے لی جائے؟

جواب:- اگر دوران سال میں زکوٰۃ میں مال کم ہو جائے اور پھر آخر سال میں پورا بقدر نصاب ہو جائے تو اس پر اس سال کے آخر پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال نمبر ۴:- اگر شروع سال میں مال کی مقدار اور ہو اور آخر سال پر اور ہو تو زکوٰۃ میں کون سی مقدار کا اعتبار ہو؟

جواب:- اگر سال کے آخر میں مال میں کمی یا بیشی ہو جائے لیکن بقدر نصاب موجود رہے تو پھر آخر سال پر جس قدر مال موجود ہوگا اس کے حساب سے اس پر زکوٰۃ لگائی جائے گی۔

سوال نمبر ۵:- اگر سال کے دوران میں مال ختم ہو کر پھر دوبارہ پیدا ہو جائے تو سال کب سے شروع سمجھا جائے گا؟

جواب:- اگر سال کے درمیان میں تمام مال بالکل ختم ہو جائے اور آخر سال میں دوبارہ پیدا ہو گیا ہو تو اس تاریخ سے اس مال کا سال شروع سمجھا جائے گا۔ جب وہ دوبارہ پیدا ہو کر نصاب کو پہنچا ہو۔

سوال نمبر ۶:- اگر مال دوران سال میں گم ہو کر پھر مل جائے تو زکوٰۃ کا سال کب سے شروع سمجھا جائے گا؟

جواب:- اگر سال کے دوران میں مال چرایا جائے یا چھن جائے یا کسی اور طرح سے مالک کے قبضہ اور تصرف سے بالکل نکل جائے اور پھر دوبارہ وہی مال مل جائے تو اس کی بھی آخر سال پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سوال نمبر ۷:- اگر کوئی شخص دوران سال میں اپنے مال کا کسی اور شخص کے ساتھ تبادلہ کرے تو زکوٰۃ کا سال کب سے شمار ہوگا؟

جواب:- اگر کوئی شخص سال کے درمیان میں اپنے زکوٰۃ والے مال کا کسی دوسرے شخص کے زکوٰۃ والے مال سے تبادلہ کرے تو دونوں شخصوں کا زکوٰۃ کا سال اس تاریخ سے سمجھا جائے گا جس تاریخ سے انہوں نے تبادلہ کیا ہے۔

سوال نمبر ۸:- کمپنی کے حصوں پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

جواب:- کمپنی کے حصوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور حصص کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی نہ کہ مارکیٹ کی قیمت پر

(ناظر بیت المال ربوہ)

آزاد سوڈان

۵۷ سال تک اینگلو مصری دوعملی کے خلاف جدوجہد کے بعد یکم جنوری ۱۹۵۶ء کو سوڈان ایک آزاد اور خود مختار مملکت کی حیثیت سے اقوام عالم کے زمرہ میں شامل ہوگا۔ عارضی طور پر پانچ افراد پر مشتمل ایک "با اختیار و اقتدار کمیٹی" نے ملک کی سربراہی انجام دینے کے لئے پارلیمنٹ کے دونوں ایوان کے مشترکہ جلسہ میں حلف اٹھایا۔ آزاد سوڈان نہ صرف عالم اسلام کے لئے بلکہ افریشیائی قوموں کے لئے بھی تقویت کا باعث ہوگا۔

سوڈانی پارلیمنٹ نے دسمبر ۱۹۵۵ء میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ سوڈان کی آئندہ حیثیت ایک آزاد خود مختار مملکت کی ہونی چاہیئے۔ لنڈن اور قاہرہ میں اس اعلان پر اظہار مسرت کیا گیا ہے اور سابقہ نگران حکومتوں نے سوڈان کی آزادی اور خود مختاری کو تسلیم کر لیا ہے۔ آزادی کے رسمی اعلان کے بعد توقع ہے کہ وزیر اعظم اسمعیل الازہری مستعفی ہو جائیں گے تاکہ مخلوط وزارت قائم کی جا سکے۔ جو آئین ساز اسمبلی اور نئی پارلیمنٹ کے انتخابات کی نگرانی کرے گی۔ عارضی آئین موجودہ پارلیمنٹ کے زیریں ایوان میں منظور کیا جائے گا۔

سوڈان کا رقبہ بہت وسیع ہے اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ مغربی پاکستان کا رقبہ تین لاکھ مربع میل سے کچھ ہی زیادہ ہے۔ جبکہ سوڈان ۹ لاکھ ۶۸ ہزار مربع میل پر پھیلا ہوا ہے لیکن آبادی بہت کم ہے سرکاری اندازہ کے مطابق سوڈان میں تقریباً ۹۰ لاکھ افراد آباد ہیں جو بیشتر عربی۔ حبشی اور مخلوط النسل کے باشندے ہیں۔ عرب اور مخلوط النسل کے لوگ مسلمان ہیں۔ حبشیوں میں عیسائیوں کی کثرت ہے

اقتصادی طور پر سوڈان کی حالت ابھی بہت پسماندہ ہے لیکن ترقی کے ذرائع لامحدود ہیں روزمرہ کے استعمال کا گوشت سوڈان میں بکثرت پایا جاتا ہے اور عالمی سپلائی کا بیشتر حصہ یہیں سے آتا ہے۔ اس کے علاوہ کپاس کی کاشت بھی وسیع پیمانہ پر کی جاتی ہے۔ معدنی رسائل کے متعلق یہ یقینی ہے کہ افراط سے موجود ہیں۔ لیکن غیر ملکی حکومتوں نے ان کو بروئے کار لانے کی جانب کوئی توجہ نہ دی تھی۔ امید ہے کہ دور آزادی میں سوڈان میں متعدد معدنیات دریافت کی جائیں گی۔ جن میں تانبا سونا۔ نمک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ سوڈان میں مصری پونڈ ہی رائج ہے ۵۵-۱۹۵۴ میں سوڈان کی درآمدی اور برآمدی تجارت کی مالیت کا اندازہ ۵۰ لاکھ پونڈ مصری ۳۲ ۲۵ لاکھ پونڈ علی الترتیب کیا گیا تھا

سوڈان کی جدید تاریخ کی ابتدا گذشتہ صدی کے اوائل سے ہوتی ہے۔ ۱۸۲۰ء کی تعابی۔ ۱۸۴۰ء کے دوران مصر کے خدیو محمد علی اور اس کے جانشینوں نے سوڈان کا بیشتر حصہ فتح کر لیا تھا۔ مصری حکومت کی بدانتظامی اور نااہلی کے سبب یہ حکومت زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکی۔ حتی کہ ۱۸۸۰ء کے بعد سوڈانی بغاوت نے مذہب کا رنگ اختیار کر لیا۔ ڈنگولہ کے ایک باشندہ محمد احمد نے مہدی آخر الزمان ہونے کا دعویٰ کیا اور اس طرح مہدویت کی تحریک کا آغاز ہوا۔ یہ تحریک مذہبی ہونے کے علاوہ سیاسی بھی تھی۔ کیونکہ محمد احمد نے جو کہ المہدی کے لقب سے مشہور تھا۔ سوڈان سے مصریوں کو بے دخل کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ ۱۸۸۴ء میں مہدی کی بغاوت نے بہت زور پکڑا اور اگلے سال المہدی کے ساتھیوں نے خرطوم پر قبضہ کر کے مصریوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ البتہ دریائے نیل پر واقع وادی حلفہ اور بحر احمر پر واقع سواکن پر مصریوں ہی کا قبضہ رہا۔

دریائے نیل پر مصر کے مفاد اور جنوبی سوڈان کی جانب بڑھتی ہوئی فرانسیسی نوآبادکاری نے مصریوں کو اس پر مجبور کر دیا کہ وہ پھر سوڈان کا رخ کریں اور اس کے لئے انگریزوں کی مدد حاصل کریں۔ اور چونکہ فرانسیسی اثر میں وسعت انگریزوں کے مفاد کے بھی منافی تھی۔ لہذا ۱۸۹۸ء میں لارڈ کچنر کی سرکردگی میں المہدی کے خلاف اینگلو مصری مشترکہ فوج نے خرطوم کے شمال میں اوم درمہ کے مقام پر المہدی کے جانشینوں کو فیصلہ کن شکست دی۔ اور ملک میں اینگلو مصری نظام قائم کیا گیا۔

سوڈان میں دوعملی حکومت کا قیام ۱۹ جنوری ۱۸۹۹ء کے اینگلو مصری معاہدہ کے تحت روبہ عمل آیا تھا۔ جس کے مطابق خدیو مصر کو سوڈان میں وہی اختیارات حاصل تھے۔ جو مہدویت سے قبل تھے۔ البتہ فتح میں برطانوی شرکت کے سبب برطانیہ کو بھی مخصوص اختیارات دیئے گئے۔ سوڈان کا گورنر جنرل مصری حکومت برطانیہ کے مشورہ سے مقرر کرتی تھی۔ اور اس طرح شروع شروع میں سوڈان میں مصریوں کا بھی تقریباً اتنا ہی عمل دخل تھا۔ جتنا کہ انگریزوں کا۔

مصر کی قومی تحریک کا سوڈان سے بڑا گہرا تعلق رہا ہے۔ حتی کہ قوم پرست تحریک نے مصر اور سوڈان کے اتحاد کے اصول کو اپنا مطالبہ بنا لیا۔ ۱۹۲۲ء میں مصر کی برائے نام آزادی کے بعد جب ۱۹۲۴ء میں سعد زاغلول پاشا کی زیر سرکردگی قومی حکومت قائم ہوئی۔ تو متنازعہ فیہ مسائل کے متعلق اینگلو مصری مذاکرات شروع کئے گئے۔ ان مسائل میں سوڈان سب سے اول تھا۔ انگریز سوڈانی علاقہ سے دستبردار ہونے کو تیار نہ تھے۔ لہذا مذاکرات ناکام رہے۔ جس کا ردعمل سوڈان میں سبوتاژ اور قتل و غارت گری کی صورت میں ظاہر ہوا۔ (ماخوذ)
نوائے پاکستان ۴ جنوری ۱۹۵۶ء

جماعت اسلامی کو حادثہ

(منقول از روزنامہ نوائے پاکستان - ۴ جنوری ۱۹۵۶ء)

ایک اطلاع کے مطابق صوبائی پولیس نے (یکم جنوری کو) مرکز جماعت اسلامی۔ دفتر جماعت اسلامی لاہور دفتر ریسرچ ویلفیئر کمیٹی پاکستان اور دفتر "تسنیم" پر ایک ہی وقت چھاپے مار کر ان دفاتر سے مختلف کاغذات۔ رجسٹر اور بنڈلوں پر قبضہ کر لیا ہے

جماعت اسلامی کا اخبار "تسنیم" اس خبر کی تفصیلات میں سٹار نیوز ایجنسی کے حوالے سے لکھتا ہے کہ:

"مغربی پاکستان کی سی۔آئی۔ڈی نے جماعت اسلامی (جسے قوسین میں غداری پسند اور سیاسی جماعت قرار دیا گیا ہے) کے خلاف اس الزام میں ایک مقدمہ درج کیا ہے کہ اس نے ایسا لٹریچر اور تصاویر بیرون ملک بھیجی ہیں۔ جن میں پاکستان کو ایک ایسا ملک ظاہر کیا گیا ہے جس میں اسلامی دستور کے حامیوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا ہے۔ یا انہیں جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے"

یہ الزامات بہت سنگین ہیں۔ اور اگرچہ اس ملک کا نام ظاہر نہیں کیا گیا جس کو جماعت اسلامی کے لٹریچر کا بھیجا جانا بیان کیا گیا ہے۔ لیکن یقین کیا جاتا ہے کہ یہ مشرق وسطیٰ کا کوئی مسلم ملک ہے۔ بہرحال ملک کوئی ہو اگر فی الواقعہ ایسا لٹریچر جماعت اسلامی کی طرف سے بیرون پاکستان بھیجا گیا ہے تو یقیناً یہ فعل قوم و وطن سے غداری کے مترادف ہے۔

ویسے تو جماعت اسلامی کا دامن اس قسم کے مکروہ دھبوں سے پاک نہیں مثلاً:

(۱) اس نے تقسیم ملک کے وقت پاکستان کی حمایت میں ووٹ دینے سے انکار کر دیا تھا اور عوام کو یہی تلقین کی تھی کہ پاکستان کے حق میں ووٹ نہ دو۔

(۲) کشمیر میں جب مجاہدین اسلام کفار ہند سے برسرپیکار تھے تو جماعت اسلامی نے فتویٰ دیا تھا کہ یہ جہاد نہیں بلکہ اس جنگ میں جان بحق ہونا حرام موت مرنا ہے۔

(۳) تحریک ختم نبوت میں جو مسلمانوں کے تمام فرقوں کی مشترکہ تحریک تھی جماعت اسلامی نے عامۃ المسلمین کی مخالفت کی اور تحریک سے اپنا پہلو بچایا۔

(۴) امیر جماعت اسلامی مغربی ممالک سے بارہا اپنی تقریروں میں اشارہ کر چکے ہیں کہ حکومت کی بجائے جماعت اسلامی سے رابطہ پیدا کرو۔ اور اسے مستحکم کرو۔ تاکہ موجودہ حکومت کا تختہ الٹا جا سکے۔

ان الزامات کے بارے میں اگرچہ جماعت اسلامی کے رہنما تاویلوں اور لفظی ہیر پھیر سے کام لے کر نکل جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اگر وہ الزام جس کی بنا پر پولیس نے جماعت اسلامی کے مختلف دفاتر پر چھاپے مارے ہیں درست ثابت ہو تو یہ غداری کی انتہا ہے۔ اور ایسی جماعت کو بالکل ختم کر دینا چاہیئے۔ لیکن اگر یہ الزام نادرست ثابت ہو تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ الزام لگانے والوں کی خبر لے۔ (نوائے پاکستان ۴ جنوری ۱۹۵۶ء)

دعاوی کے تصفیہ کے بعد محکمہ بحالیات کو ختم کر دیا جائے گا

راولپنڈی ۵ جنوری۔ مرکز کی وزیر بحالیات سردار امیر اعظم خان نے کہا ہے۔ کہ مہاجرین کے دعاوی کے تصفیہ کے بعد محکمہ بحالیات کو ختم کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا وہ دعاوی کے جلد از جلد تصفیہ کے لئے ہر ممکن مساعی بروئے کار لائیں گے۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ متروکہ املاک کے صحیح دعاوی کا معاوضہ دو تین سال کے اندر دے دیا جائیگا۔ وزیر بحالیات نے اس سلسلہ میں مہاجرین کے تعاون کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ محکمہ بحالیات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ موجودہ محکمہ بحالیات کو دعاوی کے کام کے اختتام پر محض ایک برائے نام ڈھانچہ کی صورت میں باقی رہنے دیا جائے گا۔ بحالیات کے نائب کمشنروں کو مزید اختیارات دینے کے سلسلہ میں سردار امیر اعظم نے کہا۔ کہ اس قسم کے اختیارات صوبائی حکومت پہلے ہی بیشتر نائب کمشنروں کو دے چکی ہے۔ اور نائب کمشنر بحالیات راولپنڈی کو بھی جلد ہی ایسے اختیارات دے دیئے جائیں گے۔

کمیشن نے سیلاب کی روک تھام کیلئے تجاویز پیش کردیں

مشرقی بنگال میں مختلف مقامات پر ۱۲ اونچے چبوترے تعمیر کئے جائیں گے

کراچی ۶ جنوری - سیلاب کے امدادی کمشن نے مشرقی بنگال میں سیلاب کی روک تھام کے لئے قلیل المیعاد تجاویز پیش کر دی ہیں - ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کا تخمینہ ایک کروڑ ۹۰ لاکھ روپے ہے - تجاویز اور اخراجات کی منظوری کے بعد ان تجاویز کو سیلاب کے آئندہ موسم تک عملی جامہ پہنایا جائے گا - اس کے بعد کمیشن سیلاب کی روک تھام کے طویل المیعاد منصوبوں پر غور کرے گا -

مذکورہ تجاویز کے مطابق مشرقی بنگال کے مختلف علاقوں میں بارہ اونچے چبوترے بنائے جائیں گے - ان چبوتروں پر وہ لوگ سیلاب کی صورت میں پناہ لے سکیں گے - جن کے مکان عام طور پر ہر سال سیلاب کی نذر ہو جاتے ہیں - ان میں سے ہر چبوترہ دو لاکھ مربع فٹ رقبہ پر مشتمل ہوگا - اور اس پر اسی خاندانوں کی رہائش کا اہتمام ہوگا -

دوسرے لفظوں میں سیلاب کی صورت میں تقریباً ایک ہزار کنبے ان چبوتروں پر پناہ لے جاسکیں گے *

نارتھ ویسٹرن ریلوے
لاہور ڈویژن
نوٹس

دستخط ذیل کنندہ کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مطبوعہ شیڈول کے مطابق شیڈول نرخوں کے سربمہر ٹینڈر مقررہ فارموں پر ۹ جنوری ۱۹۵۶ء کو ۲ بجے بعد دوپہر تک مطلوب ہیں - یہ فارم اس وقت دفتر سے ۹ جنوری کو ایک بجے دوپہر تک ایک روپیہ فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں - یہ ٹینڈر اسی روز عوام کے سامنے ۳ بجے بعد دوپہر کھولے جائیں گے -

کام کی نوعیت	اندازاً لاگت	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا -
۱ - آئی او ڈبلیو سیالکوٹ سیکشن میں ان عمارتوں اور پلوں کی مرمت جنہیں اکتوبر ۵۵ء کے سیلاب سے نقصان پہنچا ہے	۶۲۰۰/- روپے	۱۲۵۰/- روپے
۲ - نارووال پر مسافر پلیٹ فارم نمبر ۱ کی سطح کی مرمت -	۵۰۰/- روپے	۲۰۰/- روپے

جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہیں انہیں ۹ جنوری ۱۹۵۶ء سے پہلے اپنے نام درج کرا لینے چاہئیں.
شرائط کی تفصیلات اور نرخوں کے مطبوعہ شیڈول دستخط کنندہ کے دفتر میں اوقات کار کے دوران کسی بھی روز ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں -

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

ماہ دسمبر کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جاچکے ہیں - تمام بلوں کی رقم ۱۰ جنوری تک روزنامہ الفضل میں پہنچ جانی چاہئیے - (مینیجر الفضل)

وزیر اعظم نے قومی اقتصادی کونسل قائم کردی

کونسل ملک کی اقتصادی مالی و تجارتی منصوبہ بندی کی ذمہ دار ہوگی

کراچی ۵ جنوری - وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی نے کل گیارہ افراد پر مشتمل ایک قومی اقتصادی کونسل قائم کر دی ہے یہ کونسل ملک کی اقتصادی مالی و تجارتی صورت حال کا جائزہ لے گی اور مرکزی و صوبائی حکومتوں کے غور کے لئے مالی تجارتی اور اقتصادی منصوبے وضع کرے گی -

وزیر اعظم پاکستان چوہدری محمد علی اس کونسل کے صدر ہوں گے - کونسل میں مرکزی کابینہ کے چار اور مشرقی و مغربی پاکستان کی وزارتوں کے تین تین نمائندے شامل ہوں گے - مرکز کی طرف سے وزیر داخلہ و تعلیم مسٹر اے کے فضل الحق - وزیر صنعت و تجارت مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چوہدری اور وزیر خزانہ مسٹر امجد علی رکن نامزد کئے گئے ہیں

مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار اور ان کی کابینہ کے دو دوسرے وزیر مسٹر عزیز الحق اور مسٹر ہاشم الدین کونسل میں شامل کئے گئے ہیں - مغربی پاکستان سے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خانصاحب اور ان کی کابینہ کے دو وزیر سردار بہادر خاں اور میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کونسل کے رکن نامزد کئے گئے ہیں.

یہ کونسل اس بات کا بھی خیال رکھے گی کہ ملک کے تمام حصوں میں اقتصادی ترقی کا معیار یکساں رہے *

جٹ طیاروں کیلئے ایک ارب ڈالر کے آرڈر

واشنگٹن ۶ جنوری - انجمن فضائی نقل وحمل نے بتایا ہے کہ امریکہ کے طیارہ سازوں کے پاس بحیثیت مجموعی تقریباً ایک ارب ڈالر کی مالیت کے طیاروں کے آرڈر ہیں - یہ آرڈر ملکی و غیر ملکی فضائی کمپنیوں نے جٹ طیاروں کیلئے دیئے ہیں -

گنا تنتری دل کی علیحدہ حیثیت

ڈھاکہ ۵ جنوری - پاکستان گنا تنتری دل کے جنرل سیکرٹری نے کل شام ایک بیان میں کہا ہے کہ دل کے گیارہ اراکین مشرقی بنگال لیجسلیٹو اسمبلی اور ایک رکن دستور یہ ایک علیحدہ آزاد حیثیت اختیار کرلیں گے - یاد رہے کہ گنا تنتری دل نے گذشتہ منگل کو متحدہ محاذ سے علیحدگی کا فیصلہ کیا تھا حالانکہ یہ جماعت اس کا ایک اہم جزو تھی - سیکرٹری نے مزید کہا کہ دل مخالفت برائے مخالفت کا قائل نہیں بلکہ وہ ہر اس پارٹی سے تعاون کرنے کا خواہشمند ہے جو اکیس نکاتی منصوبہ کو عملی جامہ پہنائے -

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے آج جمعۃ المبارک مورخہ ۶ جنوری ۱۹۵۶ء کی شب کو خاکسار کو دوسرا لڑکا اور تین لڑکیوں کے بعد پانچواں بچہ عطا فرمایا ہے - الحمد للہ ثم الحمد للہ -

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو اس کے بھائی بہنوں سمیت متقی خادم اسلام - درازعمر اور والدین اور اقربا کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے آمین - خاکسار تاج الدین لائلپوری

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تلاش گمشدہ

(۱) ایک لڑکا جس کا نام حسین احمد ولد حافظ ولی محمد عمر گیارہ سال سفید شلوار قمیض اور نسواری کوٹ پہنے ہوئے ہے - مورخہ ۱۲/۲ ۵۵ سے گم ہے - جس صاحب کو ملے نیک محمد خانصاحب غزنوی ربوہ کے گھر پہنچا دے - پہنچانے کے اخراجات انشاءاللہ میں ادا کر دوں گا -

حافظ ولی محمد مسجد منڈی بابا الا چنیوٹ

(۲) ہم ۱/۱ ۵۶ کو ربوہ چناب ایکسپریس میں ملتان جہانیاں کیلئے روانہ ہوئے تھے - ہمارے دو بستر گم ہیں - اگر ربوہ اسٹیشن یا کراچی اسٹیشن یا راستہ میں کسی دوست کو ملے ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع کریں

سردار فیض اللہ خاں
موضع و ڈاکخانہ ریٹرہ براستہ تونسہ
ضلع ڈیرہ غازی خاں

مقصد زندگی

احکام ربانی

اسی صفحہ کا رسالہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن